نسبت کی بہاریں (حصہ دوم)

حیرت انگیز حادِثہ

مع

عاشقانِ رسول کی ایمان افروز وفات کے 10 سچے واقعات

MC 1286

پہلے اسے پڑھ لیجئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ وہ یادگارِ سَلَف شخصیت ہیں جو کہ **کثیرُ الکرامات** بُزُرگ ہونے کے ساتھ ساتھ عِلماً وعَملاً، قولاً وفعلاً، ظاہِراً وباطِناً **اَحکاماتِ الٰہیہ** کی بجا آوری اور سُنَنِ نَبَوِیَّہ کی پیرَوی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر ہیں۔ آپ اپنے بیانات، تالیفات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے اپنے متعلقین و دیگر مسلمانوں کو اصلاحِ اعمال کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کے قابلِ تقلید مثالی کردار اور تابعِ شریعت بے لاگ گفتار نے ساری دنیا میں لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا ہے۔

چونکہ صالحین کے واقعات میں دلوں کی جِلا، روحوں کی تازگی اور نظر وفکر کی پاکیزگی پنہاں ہے۔ لہٰذا امّت کی اصلاح و خیر خواہی کے مقدس جذبے کے تحت **مجلس المدینۃ العلمیۃ** نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن ابواب مثلاً آپ کی عبادات، مجاہدات، اخلاقیات و دینی خدمات کے واقعات کے ساتھ ساتھ آپ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات وکرامات اور آپ کی تصنیفات ومکتوبات، بیانات وملفوظات کے فُیوضات کو بھی شائع کرنے کا قصد کیا ہے۔

اس سلسلے میں رسالہ **نسبت کی بھاریں** (حصہ اول) "**قبر کھل گئی**" کے نام سے پیش کیا جا چکا ہے اب **نسبت کی بھاریں** (حصہ دوم) بنام "**حیرت انگیز حادثہ**" پیشِ خدمت ہے۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) اس کا بغور مطالعہ "اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کی مَدَنی سوچ پانے کا سبب بنے گا۔"

ہمیں چاہئیے کہ اِس رِسالے کو پڑھنے سے پہلے **اچھی اچھی نیتیں** کرلیں ،نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، **سلطانِ بَحر وبَر** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کا فرمانِ عالیشان** ہے: ''اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کردیتی ہے۔''

(الجامع الصغیر، الحدیث: ۹۳۲۶، ص۵۵۷)

''فیضانِ عطار'' کے نو حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی 9 نیّتیں پیشِ خدمت ہیں:

{۱} ہر بار حَمْد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (صفحہ نمبر 3 کے اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور {۶} قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا {۷} جہاں جہاں ''**اللہ**'' کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور {۸} جہاں جہاں ''**سرکار**'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا {۹} دوسروں کو یہ رسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا اور حسبِ توفیق اس رسالے کو تقسیم بھی کروں گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور **مَدَنی قافِلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ سیرتِ امیرِ اَہلسنّت (مدظلہ العالی) **مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** {دعوتِ اسلامی}

۲۱ جمادی الاخری ۱۴۲۹ھ، 26 جون 2008ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''**ضیائے درود وسلام**'' میں نقل فرماتے ہیں کہ **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، باِذنِ پَروَرْدگار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ''**بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔**'' (ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲، ص۲۷، دارالفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{1} حیرت انگیز حادثہ

بروز اتوار ۲۶ ربیعُ النُّور شریف ۱۴۲۰ھ بمطابق 11.7.1999 بوقت دو پہر پنجاب کے مشہور شہر **لالہ موسیٰ** کی ایک مَصروف شاہراہ پر کسی ٹرالر نے **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذِمّہ دار، مُبلِّغ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حسین عطّاری

علیہ رَحمۃُاللّٰہِ الْبارِی (مَحلّہ ساکِن اسلام پورہ لالہ موسیٰ) کو بُری طرح کُچل دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی جانب سے اُوپر اور نیچے کا حصّہ الگ الگ ہوگیا۔ مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ پھر بھی وہ زندہ تھے، اور حیرت بالائے حیرت یہ کہ حَواس اتنے بحال تھے کہ بُلند آواز سے **الصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللّٰہ** اور **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) پڑھے جارہے تھے۔ لالہ موسیٰ کے اَسپتال میں ڈاکٹروں کے جواب دے دینے پر انہیں شہر گجرات کے عزیز بھٹّی اَسپتال لے جایا گیا۔ انہیں اَسپتال لے جانے والے اسلامی بھائی کا بَقَسم بیان ہے، **اَلْحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رحمۃُاللّٰہِ الْبارِی کی زَبان پر پورے راستے اِسی طرح بُلند آواز سے دُرودوسلام اور **کَلِمۂ طَیِّبہ** کا وِرْد جاری تھا۔ یہ مدنی منظر دیکھ کر ڈاکٹرز بھی حیران وشَشدر رہتے تھے کہ! یہ زندہ کس طرح ہیں! اور حواس اتنے بحال کہ بُلند آواز سے دُرودوسلام اور **کَلِمۂ طَیِّبہ** پڑھے جارہے ہیں! انکا کہنا تھا کہ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا باحَوصلہ اور باکمال مَرْد پہلی مرتبہ ہی دیکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خوش نصیب عاشقِ رسول محمد مُنیر حسین عطاّری علیہ رحمۃُاللّٰہِ الْبارِی نے بارگاہِ محبوبِ باری عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں بصد بیقراری اِس طرح اِستِغاثہ کیا،

یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آ بھی جایئے

یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری مدد فرمایئے

یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے مُعاف فرمادیجئے

اِس کے بعد بآوازِ بلند لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ جی ہاں جو مسلمان حادِثہ میں فوت ہو وہ شَہید ہے۔

واسِطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنّی مرے
یوں نہ فرمائیں ترے شاہِد کہ وہ فاجر گیا

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب !　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جِسْم دو حصوں میں تقسیم ہونے کے باوُجود کَلِمۂ طَیِّبہ کا وِرْد کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونے والے شَہیدِ دعوتِ اسلامی محمد مُنیر حسین عطاری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ البَاری اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَوِیہ

عطاریہ کے مشہور بُزُرگ شیخِ طریقت، **امیرِ اَہلسنّت**، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العَالِیہ کے مرید اور تبلیغِ قراٰن وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے ذِمّہ دار مُبلِّغ تھے۔اس **ایمان افروز سچی حکایت سے** معلوم ہوا کہ کسی **ولیِ کامل** کے دامن سے وابستگی میں دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں پوشیدہ ہیں۔زندگی اپنی جگہ (عموماً) موت کے وقت بھی اولیاء اللہ کی نسبت رنگ لاتی ہے، اس سلسلے میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے:

توجُّہِ مُرشِد

حضرت سیدنا **امام فخر الدین رازی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی نزع کا جب وقت قریب آیا تو شیطان آیا اور ان کا ایمان سلب کرنے کی بھر پور کوشش کی (کیونکہ شیطان اس وقت ہر مسلمان کا ایمان برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے)۔اُس نے پوچھا: اے رازی! تم نے ساری عمر مُناظروں میں گزاری ذرا یہ تو بتاؤ تمہارے پاس خدا کے ایک ہونے پر کیا دلیل ہے؟ آپ نے ایک دلیل دی۔ وہ خبیث چونکہ مُعَلِّمُ

الْمَلَکُوت رہ چکا تھا۔اس نے وہ دلیل اپنے علمِ باطل کے زور سے (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دی۔آپ نے دوسری دلیل دی، اس نے وہ بھی (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دی، یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں اور اس نے وہ سب (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دیں۔اب آپ سخت پریشان ہوئے۔شیطان نے کہا، اب بول خدا کو کیسے مانتا ہے؟ آپ کے پیر حضرت سیدنا **نجم الدین کُبریٰ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے میلوں دور کسی مقام پر وُضو فرماتے ہوئے چشمِ باطن سے یہ مُناظرہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔آپ نے وہیں سے آواز دی: **رازی! کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل کے ایک مانا۔** امام رازی نے یہ کہا اور کَلِمۂ طَیِّبہ پڑھ کر جان! جان آفرین کے سِپُرد کر دی۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۳۸۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماضی قریب میں رُونما ہونے والے عاشقانِ رسول کی دنیا سے **ایمان افروز رخصتی** کے بہت سے سچے واقعات ہیں، ان میں سے 9 منتخب واقعات ملاحظہ ہوں۔

{2} تختۂ غسل پر مسکرا دئیے

مرحوم **عبدالغفار عطّاری** علیہِ رَحْمۃُ الباری حسین نوجوان تھے۔ آواز اچھی تھی، اِبتداءً ماڈرن دوستوں کا ماحول ملا تھا۔ (جیسا کہ آجکل عام ماحول ہے اور مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے مَعْیُوب بھی نہیں سمجھا جاتا)۔ گانے وغیرہ گاتے، موسیقی کا فن سیکھا، امریکا میں کَلَبْ میں ملازمت کرنے کیلئے بڑی بھاگ دوڑ بھی کی لیکن مقدر میں **''دَرْ دِ مدینہ''** تھا۔ قسمت اچھی تھی، امریکہ میں نوکری ہی نہ مل سکی ورنہ آج شاید ہزاروں دلوں میں ان کی مَحَبَّت وعقیدت کی شَمْعَ روشن نہ ہوتی۔ خوش قسمتی سے انتقال سے تقریباً سات سال قبل اسلامی بھائیوں کا مدنی ماحول مُیَسَّر آگیا۔ شَیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ سے مرید ہوکر سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ میں داخل ہوگئے **''عطّاری'' تو کیا** ہوئے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **جینے کا انداز ہی بدل گیا۔** فلمی گانوں کی جگہ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری پیاری نعتوں نے لے لی۔ کبھی اسٹیج پر آکر مزاحیہ لطیفے سنا کر لوگوں کو ہنساتے تھے، اب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہِجْر و فِراق کے پُرسوز اشعار سنا کر عاشقوں کو رُلانے اور دیوانوں کو تڑپانے لگے۔ **''دعوتِ اسلامی''** کے پاکیزہ مَدَنی ماحول اور **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ جیسے

ولیِ کامل کی صحبتِ بااثر نے ایک ماڈرن نوجوان کو پیارے رَسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیوانہ اور سَر تا پا سنتوں کا نمونہ بنا دیا۔ چہرے پر داڑھی مبارک سر پر زلفیں اور ہر وقت سنّت کے مطابق لباس اور سر عِمامہ مبارکہ سے آراستہ رہنے لگا۔ نہ صرف خود سنتوں پر عَمَل کرتے بلکہ اپنے بیان کے ذریعے دوسروں کو بھی سنتوں پر عمل کی ترغیب دلاتے رہے۔ شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ فرماتے ہیں کہ ''وہ ایک اچھے مبلغ، نعت گو شاعر تھے اور میرا حسنِ ظن ہے کہ وہ **عاشقِ رسول** اور بااخلاق وباکردار مسلمان تھے۔''

چند روز بسترِ علالت پر رہ کر **رَبِیْعُ الغوث شریف** کی چاند رات ۱۴۰۶ھ شبِ ہفتہ بمطابق **14 دسمبر ۱۹۸۵ء** کو صرف ۲۲ سال اس بے وفا دنیا میں گزار کر بھرپور جوانی کے عالم میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ)

تبلیغِ قرآن وسنت کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے لگتا ہے وہ زندگی کی بازی جیت گئے، انہیں سنّتیں کام آگئیں، جن کی سنّتیں زندہ کرنے کی دھن تھی اُن **شفیق آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کرم ہو ہی گیا۔

چنانچہ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: ''میں مرحوم کی

تکفین و تدفین میں اوّل تا آخِر شریک رہا۔ چند مبلغینِ دعوتِ اسلامی مل جل کر نہایت ہی احتیاط کے ساتھ مرحوم کو غسل دے رہے تھے اور میں انہیں غسل کی سنتیں بتا رہا تھا۔ جب دورانِ غسل مرحوم کو بٹھایا گیا تو **چہرے پر اس طرح مُسکَراہٹ پھیل گئی، جس طرح وہ اپنی زندگی میں مُسکَرایا کرتے تھے۔** میں اس وقت مرحوم کی پشت پر تھا، جتنے اسلامی بھائی چہرے کی طرف تھے ان سب نے یہ منظر دیکھا۔ کفن پہنانے کے بعد چہرہ کھلا چھوڑ دیا گیا اور آخری دیدار کیلئے لوگ آنے شروع ہوئے، ہم مل کر نعت شریف پڑھ رہے تھے۔ بعض دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مرحوم کے ہونٹ بھی جُنبِش کر رہے تھے۔ گویا نعت شریف پڑھ رہے ہیں۔"

حسبِ وصیت **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، جنازہ مبارَکہ کا جُلوس بہُت بڑا تھا اور سماں بھی قابلِ دِیْد تھا۔ ذِکْر و دُرُود اور نعت و سلام سے فضا گونج رہی تھی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
مَحبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر اشکبار آنکھوں کے ساتھ مرحوم کو سِپُردِ خاک کر دیا گیا۔ **بعدِ** تدفین عزیز و اقارِب رخصت ہو گئے۔ مگر اب بھی روحانی رشتہ دار یعنی اسلامی بھائی کثیر تعداد میں کافی دیر تک قبر پر موجود رہے اور نعت خوانی ہوتی رہی۔

مرحوم کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دامن میں چُھپالیا

مرحوم کے سوئم کے سلسلے میں **شہید مسجد** کھارادر بابُ المدینہ (کراچی) میں عشاء کے بعد اسلامی بھائیوں نے قراٰن خوانی اور اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیا۔ اجتماع کثیر تھا اس لئے مسجد کے باہَر ہی اجتماع کا انتظام کیا گیا۔ **مولانا حَسَن رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کی لکھی ہوئی نعت شریف کے اس شعر کی دیر تک تکرار ہوتی رہی۔

بخشوانا مجھ سے عاصی کا رَوا ہوگا کسے؟

کس کے دامن میں چُھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

حاضرین پر ایک ذوق کی کیفیت طاری تھی۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ فرماتے ہیں: ''ایک خوش نصیب اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ اس دوران مجھ پر غنُودگی طاری ہوگئی آنکھ بند ہوئی اور دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی چادر مبارکہ پھیلائے ہوئے اجتماعِ ذکر ونعت میں جلوہ افروز ہیں اور خوش نصیبوں کو بلا بلا کر چادر مبارَکہ میں چُھپا رہے ہیں۔ اتنے میں مرحوم **عبدالغفار عطّاری** علیہ رَحْمۃُ الباری بھی سنت کے مطابق سفید مدنی لباس میں عِمامہ سر پر سجائے نمودار ہوئے تو **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مرحوم کو بھی دامنِ رَحمت میں چُھپا لیا۔''

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی
وہ کس کو ملے جو ترے دامن میں چُھپا ہو

دیکھا انہیں مَحشر میں تو رَحمت نے پُکارا
آزاد ہے جو آپ کے دامن سے بندھا ہو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

(3) سنّتوں بھرے بیان کے دوران انتقال

ہند (انڈیا) کے صوبہ یوپی کے مشہور شہر (کانپور) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی **محمد رفیق عطاری** شبِ بَرَاءَت کو مسجد میں سنتوں بھرا بیان فرما رہے تھے کہ

اچانک ان کے سینے میں دَرْد اٹھا اور انہوں نے بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا وِرد شروع فرما دیا۔ لوگوں نے اٹھ کر سنبھالا اس سے پہلے کہ انہیں ہسپتال لے جایا جاتا انہوں نے بلند آواز سے لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰـہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھتے پڑھتے مسجد ہی میں دم توڑ دیا، لوگ ان کی اس ایمان افروز دنیا سے رخصتی پر دَم بَخُود تھے اور رَشک کر رہے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ محمد رفیق عطّاری بھی سلسلہ عالیہ قادریہ رَضَویہ کے عظیم بُزُرگ شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ سے مُرید اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿4﴾ چیخوں کے بجائے ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ

سانگھڑ شہر کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میری بہن بنتِ عبدالغفار عطّاریہ کو کینسر کے موذی مَرَض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالت

بگڑتی گئی۔ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم و بیش ایک سال بعد مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا۔لہٰذا راجپوتانہ ہسپتال (حیدرآباد بابُ الاسلام سندھ) میں داخل کروایا گیا۔**ایک** ہفتہ ہسپتال میں رہیں مگر حالت مزید بگڑتی چلی گئی۔ایک دن اچانک انہوں نے باآواز کَلِمَۂ طَیِّبہ**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) کا وِرد شروع کردیا۔کبھی کبھی درمیان میں **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ** بھی پڑھتیں۔بلند آواز سے **کَلِمَۂ طَیِّبہ** کا وِرْد کرنے سے پورا کمرہ گونج اٹھتا تھا۔عجیب ایمان افروز منظر تھا۔جو آتا مزاج پُرسی کے بجائے ان کے ساتھ **ذِکْرُ اللّٰہ** شروع کردیتا۔ڈاکٹرز اور اسپتال کا عملہ حیرت زدہ تھا کہ **یہ اللہ کی کوئی مقبول بندی معلوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں** اور یہ مریضہ شکوہ کرنے کے بجائے مسلسل **ذِکْرُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں مصروف ہے۔تقریباً **12** گھنٹے تک یہی کیفیت رہی۔اذانِ مغرب کے وقت اسی طرح بلند آواز سے **کَلِمَۂ طَیِّبہ** کا وِرْد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کرگئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ خوش نصیب اسلامی بہن بھی **دعوتِ اسلامی** کے

مَدَنی ماحول سے وابستہ اوراس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادریہ رَضَویہ عطّاریہ کے عظیم بُزُرگ شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ سے مرید تھیں۔

اللّٰہ عَزّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿5﴾ وقتِ نزع دیدارِ مُرشِدھو گیا

ٹنڈوجام (بابُ الاسلام سندھ) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی **افتخاراحمد عطاری** ماحول سے وابستگی سے پہلے بَہُت زیادہ ماڈرن تھے، خوش نصیبی سے **دعوتِ اسلامی** کامَدَنی ماحول میسر آگیا، سنتوں کے عامل مبلغین کی صحبت اور **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ کی تربیت کی برکت سے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔ **مَدَنی ماحول** سے وابستگی کے کچھ ہی عرصے بعد شوال المکرّم میں ایک رات نمازِ عشاء پڑھ کر فارغ ہوئے تو اچانک سینے میں دردمَحسوس ہوا، جو بڑھتا ہی چلا گیا، ڈاکٹرز کے پاس لے جایا گیا، دوا سے کچھ افاقہ ہوا، مگر پھر اچانک بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبہ **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا وِرد شروع کر دیا، انکے

صاحبزادے **محمد عمیر عطاری** نے اس طرح اچانک **کَلِمَۂ طَیِّبہ** کاوِرد شروع کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا: ''بیٹا سامنے دیکھو میرے پیرومرشِد **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ **کَلِمَۂ طَیِّبہ** پڑھنے کی تلقین فرمارہے ہیں۔'' یہ کہہ کر دوبارہ بلند آواز سے **کَلِمَۂ طَیِّبہ** پڑھنا شروع کر دیا اور اسی طرح **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** کاوِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کرگئی۔ انکے صاحبزادے کا بیان ہے کہ وفات سے پہلے بعدِ نمازِ مغرب ابا جان نے **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا کارڈ بھی پُر کیا تھا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

{6} عطّاریہ ہونے کی بَرَکت

بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر سکھر کے ایک اسلامی بھائی نے ایک مکتوب بھیجا۔ جس میں کچھ یوں تحریر تھا کہ میری ہمشیرہ کم وبیش **12 سال** سے بیمار تھی، طویل عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے اس کی حالت انتہائی نازک ہوچکی تھی۔ جس

کی وجہ سے ہم سخت ذہنی اذیت میں مبتلا تھے۔اسی دوران ۲۵ صفر ۱۴۲۳ھ مطابق 9 مئی 2002ء بعد نمازِ عصر شہزادۂ عطار **حاجی اَحمد عبیدِ رضا** قادری عطاری رَضَوی مُدَّظِلُّہ العَالی کی سکھر تشریف آوری ہوئی۔ **میں** ان سے ملاقات تو نہ کر سکا البتہ مجھے ان کی زیارت کرنے کا شرف ضرور حاصل ہوگیا۔ میں نے ان کے ساتھ آنے والے مبلغِ دعوت اسلامی کو اپنی ہمشیرہ کی بیماری سے متعلق بتایا اور دعا کی درخواست کی۔انہوں نے بڑی شفقت فرمائی اور مجھے دِلاسا بھی دیا۔ اُن کے مشورے پر میں نے اپنی ہمشیرہ کا نام **امیرِ اہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ سے مرید کروانے کے لئے لکھوا دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ چند ہی دنوں بعد **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیہ کی جانب سے مرید کر لینے کے بِشارت نامے کیساتھ **عِیادت نامہ** بھی بصورتِ مکتوب آ پہنچا۔ میں اُن دنوں ضَروری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر جب مجھے **مکتوبات** کی آمد کا پتہ چلا تو میں نے ہمشیرہ سے پوچھا، کیا آپ نے **مکتوبات** پڑھ لئے؟ ہمشیرہ نے جواب دیا کہ ''ابھی تک کسی نے پڑھ کر نہیں

سنائیے۔'' (وہ خود ہی پڑھ لیتی لیکن بیماری کی وجہ سے مجبور تھی۔) **میں** نے اسے فوراً دونوں **مکتوب** پڑھ کر سنائے۔ وہ مرید ہوجانے اور **مکتوبات** کی آمد پر بے حد خوش تھی۔ چنانچہ وہ بار بار **مکتوبات** کو عقیدت سے چومتی اور اپنی آنکھوں سے لگاتی۔ عیادت نامے والے مکتوب میں شرح الصدور کے حوالے سے روایت نقل تھی کہ جو کوئی بیماری میں **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ** o چالیس بار پڑھے اور اس مَرَض میں فوت ہوجائے تو شہید ہے اور اگر تندُرُست ہوگیا تو مغفِرت ہوجائے گی۔

میری ہمشیرہ نے فوراً 40 مرتبہ مذکورہ وظیفہ پڑھ لیا۔ دوسرے ہی دن یکم ربیع الاول ۱۴۲۳ھ 14 مئی 2002ء کو صبح فجر کے وقت اس کا انتقال ہوگیا۔ ایسا لگتا ہے وہ صرف **زمانے کے ولی امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ **کے دامن سے وابستہ ہونے کے انتظار میں تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ ولیِ کامل کی مریدنی ہونے کی ایسی بَرَکت ملی کہ میں نے خود آخری وقت میں اسے باآوازِ بلند دویا تین مرتبہ **کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** پڑھتے سنا۔ پھر ہمشیرہ

نے خود ہی ہاتھ پاؤں سیدھے کر لیے اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس وقت اذانِ فجر کی آواز آ رہی تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴾7﴿ آپ پڑھے تکبیراں میریاں

بابُ الاسلام (سندھ) کے شہر نواب شاہ کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ **2001**ء میں حج کی سعادتِ عظمٰی سے سرفراز ہوا۔ ہمارے قافلے میں نواب شاہ کے مقیم **محمد ماجد عطاری** علیہ رحمۃ الباری بھی شامل تھے۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کا سارا گھرانا **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول اور **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے دامن سے وابستہ ہے۔ ان کی شفقت و تعاون کی بَرَکت سے انکے 4 چھوٹے بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں اور آج بھی ایک بھائی بیرونِ ملک راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافر ہیں، ایک بھائی بیرونِ ملک سے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سفر سے واپس لوٹے ہیں، ایک بھائی

پاکستان انتظامی کابینہ کے رکن اور دوسرے بھائی پاکستان انتظامی کابینہ کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی ترقی کیلئے کوشش میں مصروف ہیں۔ایک **ولیِ کامل** کے دامن سے وابستگی اور مَدَنی کام کے سلسلے میں بھائیوں پر شفقت وتعاون کی جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں وہ پیشِ خدمت ہیں؛

۱۳ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۲ھ (08-03-2001) قافلے کے شرکاء مناسکِ حج سے فراغت پاکر صبح اشراق وچاشت کے نوافل ادا کرنے کے بعد طوافِ رخصت کی تیاری کر رہے تھے، **محمد ماجد عطاری** علیہ رحمۃ الباری بھی وضو فرما کر کمرے میں آنے کیلئے چلے تو انہیں ''الٹیاں'' شروع ہوگئیں۔انہیں ایک جگہ لِٹانے کے بعد زم زم شریف پلایا تو وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئے۔تھوڑی دیر بعد ان سے طبیعت سے متعلق معلوم کیا تو ''بہتری'' کا اشارہ فرمایا، ہم بھی پرسکون ہوگئے کہ طبیعت سنبھل چکی ہے۔**محمد ماجد عطاری** علیہ رحمۃ الباری کروٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے۔اچانک انہوں نے ہاتھ پاؤں سیدھے کئے اور چِت لیٹ گئے۔ہم نے دیکھا تو وہ ہوش میں نہیں تھے۔ہم اُنہیں بے ہوش سمجھ کر تقریباً 9:00 بجے ہسپتال لے کر پہنچے تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ یہ تو کافی دیر پہلے انتقال فرما چکے ہیں۔

وہاں کے قانون کے مطابق لاش کو وُرثاء کے حوالے نہیں کیا جاتا، جبکہ ہماری خواہش تھی کہ غسل کے ساتھ تدفین کے بھی تمام مراحل اسلامی بھائیوں کے ذریعے ہونے چاہئیں۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ بھی چونکہ اس سال حج پر تھے، لہٰذا انہیں اطلاع دی گئی اور دعا کیلئے عرض کیا، ایک ولیِ کامل کی دعاؤں کی بَرَکت سے **محمد ماجد عطاری** علیہ رحمۃ الباری کی میّت کافی پس و پیش کے بعد وہاں کی انتظامیہ نے ہمارے حوالے کردی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے اپنے ہاتھوں سے سنّت کے مطابق غسل دیا۔ **مَکَّۃُ الْمُکَرَّمہ** کی بابَرَکت سرزمین پر شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نمازِ جنازہ کے بعد کسی نے **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اگر سر پر سبز عمامہ شریف رکھ کر دفنایا جائے تو آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اپنا عمامہ شریف عطا فرمادیا۔ ایک اسلامی بھائی نے جونہی **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کا عمامہ شریف **محمد ماجد عطاری** علیہ رحمۃ الباری کے سر پر رکھا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں پھر کچھ دیر بعد خود ہی بند کرلیں۔ یہ منظر **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے علاوہ اور بھی موجود کئی اسلامی بھائیوں نے دیکھا۔ تدفین کیلئے قبرستان پہنچے تو حیرت انگیز طور پر قبرستان

کے اندر جانے اور تدفین کی اجازت بھی مل گئی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سنّت کے مطابق تدفین ہوئی اور بعدِ تدفین **"تلقین"** کے بعد، قبر پر اذان دینے کی ترکیب بھی بنائی گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿8﴾ اَچھی صُحبت اَچھی مَوت

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ **ٹنڈو الٰہیار** (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے متاثر ہوکر عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے پانچوں وقت کی نماز پابندی سے شروع کردی اور رَمَضان المبارک کے آخری عشرہ میں عاشقانِ رسول کے ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے اعتکاف میں بیٹھ گئے۔ دس دن میں **قراٰنِ پاک** کی چند سورتیں، دعائیں اور سنتیں بھی یاد کرنے کی سعادت ملی چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سر پر سبز عمامے کا تاج سجانے کی نیت کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کیلئے بھی نام لکھوایا اور **امیرِ اہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالِیَہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ

قادِریہ رَضَویہ میں داخل ہوکر **عطاری** بھی بن گئے۔ الغَرَض دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول اورایک ولیِ کامل کے دامن سے وابستگی نے ان کی زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیااوروہ گناہوں سےتوبہ کرکےسنتوں بھری زندگی گزارنے لگے۔

ایک دن کپڑوں میں آگ لگنے کے سبب بے چارے بری طرح جھلس گئے۔ اسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کا جِسْم **80** فیصد جھلس چکا ہے مگر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ تکلیف کا اظہار کرنے کے بجائے وہ **ذِکْر ودُرُود** میں مشغول تھے۔ اعتکاف کے دوران انھوں نے جوسورتیں اور دعائیں یاد کی تھیں وقفے وقفے سے انہیں بھی پڑھ رہے تھے۔ کم وبیش **48** گھنٹے اسی طرح وَقْتاً فَوَقْتاً قراٰنِ پاک کی سورتیں اورمختلف دعائیں وغیرہ پڑھتے رہےاورصبح **اذانِ فجر** کے وقت بلندآواز سے کَلِمَۂ طَیِّبَہ **لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** پڑھا، اوران کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کرگئی۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

بُری صُحبت بُری موت

آج کل کی بُری صُحبت اور گھروں کا فِینسی ماحول، **T.V** اورانٹرنیٹ کے ذریعہ فلمیں اورڈِرامے دیکھنے اورگانے باجے سننے کی منحوس عادتوں کی تباہ کاریوں سے ڈَراتی، خبردار کرتی اسی اسپتال کے وارڈ میں موت کی ایک لرزہ خیزاورعبرت انگیز حکایت اُس مرحوم کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے بتائی کہ عجیب اِتّفاق ہے کہ **دعوتِ اسلامی** والےنوجوان نے ماشآء اللّٰہ عَزَّوَجَلّ قراٰنِ پاک کی تلاوت کرتے اور کَلِمَۂ طَیِّبَہ پڑھتے پڑھتے جس وارڈ میں جان دی چند دن پہلے ایک نوجوان (ماڈرن) لڑکی بھی آگ میں جُھلس کر اِسی وارڈ میں پہنچی مگر موت کے وقت اُس لڑکی کی زَبان پر (مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) یہ تھا۔ **گانا سناؤ! گانا سناؤ! ناچ دکھاؤ! ناچ دکھاؤ!** اسطرح کہتے کہتے اُس بدنصیب لڑکی کا انتقال ہوگیا۔ **اگر وہ لڑکی مسلمان تھی تو** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بے چاری کی مغفرت فرمائے**۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ! **اَسْتَغْفِرُاللّٰہ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ایک نہ ایک دن ہمیں مرنا ہے۔ اے کاش! آخِری وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** پڑھتے ہوئے دُرُود وسلام پیش کرتے ہوئے

میٹھے میٹھے آقا **مدینے والے مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جلووں میں ہماری روح قبض ہو۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** دنیا کے بے شمار ممالک میں سنّتوں کی بہاریں لٹا رہی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے دنیا وآخرت کی بہتری کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر اپنا یہ ذہن بنالے کہ **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿9﴾ کلمۂ پاک کا ورد کرنے لگے

ضلع اوکاڑہ (پنجاب پاکستان) کے شہر دیپالپور کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے چچا جان **محمد رفیق عطاری** دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور قبلہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے مرید تھے۔ پڑھے لکھے نہیں تھے مگر مَدَنی کاموں میں شرکت رہتی۔ **صدائے مدینہ** کا روزانہ معمول تھا اور اس کیلئے صبح جلدی بیدار ہوکر دُور دُور تک صدائے مدینہ لگا کر مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے بیدار کرتے۔ اس عادت کی بنا پر یہ سارے ''دیپالپور'' میں مشہور تھے۔ **26**

رَمَضان المبارک ۱۴۲۶ھ ہمارے چچا **محمد رفیق عطاری** سردار آباد (فیصل آباد) سے لوٹ رہے تھے۔ عشاء کی نماز کا وقت ہونے پر گاڑی روک کر نمازِ عشاء ادا کی پھر آگے روانہ ہوئے۔ گاڑی تیز رفتاری کے ساتھ جارہی تھی کہ اچانک چچا **محمد رفیق عطاری** نے بلند آواز سے **کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) پڑھا اور فرمایا سب **کَلِمہ** پڑھو۔ سبھی نے **کَلِمۂ طَیِّبہ** کا وِرد شروع کردیا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ گاڑی کو اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا اور گاڑی الٹ گئی اور لڑھکتی ہوئی کھائی میں جاگری۔ دیگر لوگ معمولی زخمی ہوئے مگر چچا جان کو شدید زخم آئے، شدید تکلیف کے باوُجود اُن کی زبان پر بلند آواز سے **کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جاری تھا اور اس طرح **کَلِمۂ طَیِّبہ** کا وِرد کرتے ہوئے ہمارے چچا جان **محمد رفیق عطاری** انتقال فرما گئے۔ ان کی تدفین دوسرے روز رَمَضان المبارک کی **27 ویں شب** عمل میں لائی گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب !　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿10﴾ خوش نصیب دیہاتی

پنجاب (پاکستان) **ضلع** ''لودھراں'' تحصیل کہروڑپکا کے مقیم اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ میرے والد **ادریس اَحمد عطاری** جن کی عمر تقریباً 57 سال تھی۔ دینی تعلیم کے علاوہ دُنیوی تعلیم سے بھی نابلد تھے۔ غالبًا 1999ء میں عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ ہمارے گاؤں پہنچا تو والد صاحب نے ان کی صحبت میں کافی وقت گزارا جس کی بَرَکت سے والد صاحب تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ باجماعت نماز پابندی سے پڑھنے کے ساتھ ساتھ قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنا بھی شروع کردی اور جب تک زندہ رہے ہر سال پابندی سے حج کے بعد مسلمانوں کے سب سے بڑے ہونے والے دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کیلئے مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) بھی جاتے رہے۔

8 مئی 2005ء اچانک طبیعت خراب ہونے پر انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔ مگر وہ جانبر نہ ہوسکے اور بروز اتوار رات کم وبیش ساڑھے 8 بجے ان کی روح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کرگئی۔ قریب رہنے والے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ

ادریس اَحمد عطاری کی زبان پر وقتِ انتقال باآوازِ بلند کَلِمۂ طَیِّبہ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ(صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جاری تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا لگتا ہے دنیا سے قابلِ رشک انداز میں رخصت ہونے والے اِن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور زمانے کے ولیِ کامل امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے دامن سے نسبت رنگ لے آئی اور انہیں آخری وَقت کَلِمہ نصیب ہوگیا۔

مرتے وقت کلمۂ طیبہ پڑھنے کی فضیلت

خدا عَزَّوَجَلَّ **کی قسم!** خوش قسمت ہے وہ مسلمان جس کو مرتے وَقت کَلِمہ نصیب ہوجائے اُس کا آخرت میں بیڑا پار ہے۔ چُنانچِہ نبیِّ رَحمت ، شفیعِ امّت، مالکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزَّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ داخلِ جنّت

ہوگا۔(ابو داوٗد شریف، رقم الحدیث ۳۱۱۶، ج ۳ ص ۱۳۲، داراحیاء التراث العربی)

فضل و کرم جس پر بھی ہُوا لب پر مرتے دَم کَلِمَہ
جاری ہوا جنّت میں گیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عظیم نسبتیں

اِن خوش نصیبوں میں یہ نسبتیں یکساں دیکھی گئیں کہ یہ تمام اسلامی بہنیں اور بھائی......!

(۱) عقیدۂ توحید و رِسالت کے قائل، (۲) نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام، (۳) صحابۂ کِرام، اَہلِ بیت اور اولیائے کاملین کے مُحِبّ (۴) چاروں آئمۂ عِظام کو ماننے والے اور کروڑوں حَنفیوں کے عظیم پیشوا سیدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُقلِّد (یعنی حَنفی) تھے، (۵) مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر کاربند تھے، (٦) تبلیغِ قراٰن وسنت کی غیر سیاسی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور زمانے کے ولی شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مرید تھے۔

مزید یہ کہ یہ اسلامی بہنیں اور بھائی! اپنے پیر و مرشد **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی مَدَنی تربیت کی بَرَکت سے {1} پنج وقتہ **نمازی** اور دیگر فرائض و واجبات پر عمل کا ذہن رکھنے والے تھے، {2} نیکیاں کر کے **نیکی کی دعوت** پھیلانے اور برائیوں سے بچنے کا ذہن رکھنے کے ساتھ برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنے والے، {3} **دُرُود و سلام** محبت سے پڑھنے والے، {4} **فاتحہ نیاز** بالخُصوص **گیارھویں شریف** اور بارھویں شریف کا اہتمام کرنے والے، {5} عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشی میں **جشنِ ولادت** کی دُھومیں مچانے والے، {6} چَراغاں اور اجتماعِ ذِکر و نعت کرنے والے تھے۔

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مہربانی

سے بے وَقعت پتّھر بھی **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو **لَبَّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں شرکت اور **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، **ان شآء اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صدْقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کے لئے اس کی سب سے قیمتی شے اُس کا اِیمان ہے۔ اِس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ امام اہلسنّت، عظیم البرکت، مجدد دِین وملت **اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا اِرشاد ہے: عُلَمائے کرام فرماتے ہیں جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔ (الملفوظ حصہ۴ص۳۹۰ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! نیک اعمال پر اِستقامت کے علاوہ اِیمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **''مرشدِ کامل''** سے بیعت ہوجانا بھی ہے۔ **شیخِ** طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادِری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **قیامت** تک کے لئے (بفضلِ خداعَزَّوَجَلَّ) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۹۱، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ بیروت) **جو** کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے! کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کے وُجودِ مسعود کو غنیمت جانتے ہوئے بلا تاخیر ان کا مُرید ہوجائے**۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مُرید بننے کا طریقہ

بہت سے اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں، اِس بات کا اِظہار کرتے رہتے ہیں کہ ہم **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالِب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر طریقہ کار معلوم نہیں، تو اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو **مُرید یا طالب** بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام، ایک صفحے پر ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی ''مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ''** کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net